خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۲ منگل ۶- رمضان - ۱۴۱۵ھ ' ۷- تبلیغ ۱۳۷۴ہش ' ۷- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلوق کے ساتھ شفقت کرنے والے کی عمر دراز ہوتی ہے

جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے۔ اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون' اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ میں اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں۔ اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے (بھیجا) ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ پوست کام نہیں آتا' بلکہ مغز کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۹۱)

مخلوق کی تحقیر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور دوسروں پر جن کو وہ چیز نہیں ملی ہوتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے. تو پھر اس سے بھی وہ چھین لی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو کوئی مٹھائی یا کوئی اور ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو۔ اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز یہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں۔ بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے۔ تاکہ دوسرے بچہ کو تنگ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو۔ یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو۔ اور وہ اس پر فخر کر کے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تذلیل و تحقیر کرے۔ تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے۔

اس ملک ہندوستان میں بڑے بڑے گھرانے ایسے گذرے ہیں جو اپنے رتبہ اور درجہ کے گھمنڈ میں یا خدا تعالیٰ کے کسی اور انعام کے حاصل ہونے کی وجہ سے دوسروں کی تذلیل اور تحقیر کرتے تھے۔ مگر آج کوئی جا کر دیکھے۔ کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا اور انقلاب زمانہ کے ایسے چکر میں پڑے اور ایسے ذلیل ہوئے کہ اب ان کی اولاد کو کوئی جانتا تک نہیں اس کے مقابلہ میں وہ جن کی تحقیر اور تذلیل کیا کرتے تھے ان کو خداوند تعالیٰ نے بہت بڑا اور اونچا کر دیا۔ ہنسی کرنے اور دوسروں کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے والے چھوٹے ہو گئے اور جن پر ہنسی کی گئی وہ بڑے اور معزز ہو گئے۔ کیونکہ عزت اور بڑائی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ ایک ہی قوم کے لوگوں کے پاس رہنے والی ہے۔ بلکہ سائے کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج ایک شخص معزز ہے مگر کل ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور کل ایک ذلیل تھا مگر آج اس کو خداوند تعالیٰ نے معزز بنا دیا۔

(از خطبہ ۱۶ مارچ ۱۹۱۷ء)

اعلان

○ والدین واقفین نو رمضان المبارک میں اپنے واقفین نو بچوں اور دیگر واقفین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(از وکالت وقف نو)

امراء کرام' صدران جماعت اور جملہ مجاہدین وقف جدید سے ضروری گذارش

○ انجمن وقف جدید کی روایت ہے کہ جو جماعتیں اور مجاہدین اپنا چندہ وقف جدید ۲۵۔ رمضان المبارک تک ادا کر دیتے ہیں ان کے اسماء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں ۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل کر کے دعائے خاص کی درخواست کی جاتی ہے۔

جملہ مجاہدین وقف جدید سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے شروع میں ہی اپنا چندہ ادا فرما دیں۔ نیز امراء کرام اور صدران جماعت سے درخواست ہے کہ سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں اور مجاہدین کے اسماء ۲۵ رمضان المبارک تک دفتر وقف جدید میں پہنچا دیں تاکہ دعائیہ فہرست میں شامل کئے جا سکیں۔ وقف جدید کے جملہ مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ سمیرہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد انجم کا نکاح ہمراہ چوہدری رشید احمد صاحب ابن چوہدری عبدالغفور صاحب چک 93/TDA بیالس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حکیم محمد عقیل صاحب نے مورخہ ۲۶-۸-۹۴ کو بیت الحمد دارالیمن وسطی میں پڑھا۔

مورخہ ۲۸۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور اس موقع پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کرائی جس میں کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ باعث برکت بنائے۔

بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کتنا ہیچ ہے

انسان سے اکثر و بیشتر گناہ اس لئے سرزد ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو عاجز اور منکسر المزاج نہیں بناتا۔ وہ اپنی ہستی کو بلاجواز بڑی ہستی سمجھتا ہے اور اس کے دل میں ایسا کرنے سے غرور اور کبر پیدا ہو جاتا ہے اور بہت سے گناہ اس کبر اور غرور کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے لڑائی جھگڑے' اس کا دوسروں کے حقوق کو مارنا' اس کا اپنے آپ کو بلاجواز بعض حقوق کا حق دار سمجھنا اور ان کے حصول کی کوشش کرنا۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ اس کے اپنے آپ کو عاجز اور منکسر المزاج نہ بنانے سے پیدا ہوتی ہیں۔

بعض اوقات انسان کو یہ خیال آتا ہے کہ میں بڑا عالی نسب ہوں۔ "پدرم سلطان بود" والی بات ہو جاتی ہے۔ دوسروں کو نفرت سے دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے خیال میں جس خاندان سے وہ تعلق رکھتے ہیں وہ عام طور پر دنیا کی نگاہ میں اتنا عزت دار نہیں جتنا کہ اس کا خاندان۔ اس طرح اس کے دل میں نفرت بھی پیدا ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کے حقوق مارنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے حقوق ضرورت سے زیادہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ ہردم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل' ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور اور رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا"۔

اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جو یہ فرمایا ہے کہ بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو اس ساری بات کا مرکزی نکتہ ہے۔ انسان اعلیٰ نسب بھی ہو سکتا ہے۔ امیر کبیر بھی ہو سکتا ہے۔ بہت بڑا عالم فاضل بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ دل کی آنکھیں رکھتا ہو تو یقیناً وہ یہ جان لے گا کہ اس کی عالی نسبی' اس کی امارت اور اس کا علم ایسی باتیں نہیں ہیں جن سے اس کے دل میں غرور' رعونت اور کبر پیدا ہو۔ بلکہ جس طرح کہا جاتا ہے کہ جو شاخ جتنی زیادہ پھل سے لدی ہو اتنی ہی زیادہ جھک جاتی ہے وہ اور زیادہ جھکے گا۔ وہ اپنے آپ کو ہیچ سمجھے گا۔ دوسروں کی قدر کرے گا۔ دوسروں کی عزت کرے گا۔ دوسروں سے محبت کرے گا۔ دوسروں کی مدد کرے گا۔ اپنے آپ کو نافع الناس بنانے کی کوشش کرے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک غریب و بیکس آدمی ہر شخص کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ بھی ایسا ہی کرے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان آنکھیں رکھے۔ یہاں آنکھوں سے مراد جسمانی آنکھیں نہیں ہیں۔ جسمانی آنکھیں تو انسان رکھتا ہے سب کچھ دیکھتا ہے لیکن جو کچھ دیکھتا ہے اس کی صحیح کیفیت اور ماہیت پہچاننے کے لئے اسے بصیرت کی ضرورت ہے۔ اسے دل کی آنکھوں کی ضرورت ہے۔ اور ہر وہ شخص جو دل کی آنکھیں رکھتا ہے وہ جب اپنے آپ کو دیکھتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ دوسروں سے کمتر ہے۔ وہ ہیچ ہے۔ وہ عاجز ہے۔ اس میں انکساری پیدا ہو جاتی ہے اور یہی وہ بات ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل کر سکتی ہے۔ کون ہے جو خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہونا چاہتا۔ کون ہے جو اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے سعی نہیں کرتا۔ لیکن سعی کو صحیح راستے پر چلانے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ نہایت اہم ارشاد بہت ضروری ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ عجز اختیار کرے۔ منکسر المزاج بن جائے۔ اپنے آپ کو غریب اور بیکس سمجھے۔ اور غرور' رعونت' اور کبر سے کلیتہً چھٹکارا حاصل کر لے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے۔

جس کسی کے کاندھے پر جھوٹ کے پلندے ہیں
اس کا دل بھی گندہ ہے اس کے ہاتھ گندے ہیں
شیطنت مزاج اس کا' دلدلی روش اس کی
رات دن خدا جانے اس کے کیسے دھندے ہیں

ابوالاقبال

○

اُس یار کا گیسو جو پریشاں ہے ابھی تک
کچھ بکھرا ہُوا عالمِ امکاں ہے ابھی تک

ہنستا ہُوں ہر اک کو یہاں دعویٰ ہے جنوں کا
سالم' مگر اک ایک گریباں ہے ابھی تک

جس بحرِ محبت میں اٹھا تم سے تلاطم
اس بحر کے ہر قطرے میں طوفاں ہے ابھی تک

زندانیو! وہ اکھڑا ذرا مل کے لگے زور
مضبوط بظاہر درِ زنداں ہے ابھی تک

طاقت سے ہے یہ سلسلۂ حاکم و محکوم
جنگل کا چلن رہبرِ انساں ہے ابھی تک

قائم ہیں مرے نقشِ قدم دوستو! آجاؤ
اِک راستہ سا تا بہ بیاباں ہے ابھی تک

ہر گام پہ سر اپنا جھکاتا ہے تبسّم
وہ مستِ خیالِ درِ جاناں ہے ابھی تک

ڈاکٹر عبد الرشید تبسم

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان از یکم جولائی ۱۹۹۵ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۸ء

○ جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۹۵-۶-۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں ۹۵-۷-۱ تا ۹۸-۶-۳۰ کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۹۵-۴-۱۵ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے۔ جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

خلافت لائبریری ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں ہر ایک چیز کی قدر اس کی کمیابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً پانی ایک بہت ضروری چیز ہے۔ مگر لوگ اسے سنبھال کر نہیں رکھتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس وقت اس کی ضرورت پڑے گی۔ اسی وقت مل جائے گا۔ ہوا صحت کے لئے کیسی ضروری چیز ہے مگر کوئی انسان اس کو سنبھالتا نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب اس کی ضرورت ہو گی وہ خود ہی ناک اور منہ کے راستے اندر چلی جائے گی۔ لیکن یہی پانی جس کی عام طور پر قدر نہیں کی جاتی اور کوئی قیمتی چیز معلوم نہیں ہوتی۔ ایک ایسے جنگل میں جہاں پانی کا نام و نشان نہ ہو نہایت قیمتی ہو جاتا ہے اور اگر اس وقت کسی کے پاس ایک گلاس پانی ہو تو وہ بہت بڑی قیمت پر بھی کسی کو نہیں دیتا تو ہر چیز کی قیمت اس کی ضرورت کے مطابق گھٹتی بڑھتی ہے۔ دیکھو غلہ جس وقت زیادہ ہوتا ہے اس وقت سستا ہوتا ہے۔ اور جب کم ہوتا ہے تو مہنگا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اگر دنیا میں کئی خدا ہوتے تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ اگر ایک نہ ملا تو اور مل جائے گا۔ فرمایا صرف ایک ہی اللہ ہے اگر کوئی کہے کہ اس کو چھوڑ کر کسی اور کی تلاش کر لوں گا تو ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ ایک ہی ہے دو نہیں۔ چار نہیں یا ہزاروں لاکھوں نہیں۔ جب ایک ہی اللہ ہے تو اس کو چھوڑ کر اور کہاں جاؤ گے۔ پھر ہر وقت تمہیں اس کی ضرورت ہے اور ہر لحہ تم اس کے محتاج ہو۔ دنیا میں لوگ بعض دفعہ بادشاہوں کو ناراض کر لیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کیا ہوا۔ اگر یہ بادشاہ ناراض ہو گیا ہے تو اس کے ملک کو چھوڑ کر دوسرے کے ملک میں چلے جائیں گے۔ چین کا بادشاہ اگر ظالم ہے تو وہ ایران میں پناہ لے سکتا ہے۔ ایران کا بادشاہ اگر ظالم ہے تو انگلستان میں پناہ لے سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے بھاگ کر وہ کہاں جائے گا۔ کیونکہ کوئی زمین ایسی نہیں جو خدا کی نہ ہو۔ اور کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کے قبضہ میں نہ ہو۔ پھر کوئی دوسرا خدا نہیں کہ انسان اس کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ کئی خدا ہیں اور ان کے خداؤں میں جھگڑے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ شِو نے ایک آدمی پر ناراض ہو کر اسے مار ڈالا۔ لیکن وہ برہما خدا کا پیارا تھا۔ اس نے کہا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم اس کو زندہ کر لیں گے۔ چنانچہ برہما نے اسے زندہ کر دیا۔ مگر شِو نے اسے پھر مار دیا۔ اور برہما نے پھر اسے زندہ کر دیا۔ غرض شِو اسے مارتے جاتے اور برہما زندہ کرتے جاتے۔ یہی ان کا جھگڑا لگا رہا۔ یہ ہندوؤں کے خیالات ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو ایسے خدا نہیں ہیں کہ ایک مارے اور دوسرا زندہ کرے ایک ناراض ہو تو دوسرا راضی ہو جائے۔ دیکھو ایک ملازم اپنے آقا کو جواب دے سکتا ہے کہ میں تمہاری ملازمت نہیں کرتا کیونکہ اسے دوسری جگہ ملازمت مل جاتی ہے مگر ہم خدا تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ایک ہی آقا ہے اور اس کے سوا کوئی اور آقا نہیں۔ پھر ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ آدمؑ کے زمانے میں بھی زندہ تھا اور نوحؑ کے زمانے میں بھی زندہ تھا۔ وہ ابراہیمؑ کے زمانے میں بھی زندہ تھا وہ موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا وہ عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ اور وہ آج بھی زندہ ہے۔ اور اگر دنیا اور ہزار سال تک قائم رہے گی تو ہزار سال تک اور اگر ایک کروڑ سال تک قائم رہے گی تو کروڑ سال تک اور اگر ایک ارب سال تک قائم رہے گی تو ایک ارب سال تک وہ اپنی زندگی کے نشانات دکھاتا چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ حی و قیوم خدا ہے اور وہ ایسا ہے (کہ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند) اس کا مصداق ہے۔ اس پر اونگھ اور نیند ہی نہیں آتی تو اس کے زندہ نشانات کا سلسلہ کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔ جب ایسے خدا سے انسان اپنا تعلق پیدا کر لیتا ہے تو اس کی ضرورتوں کا وہ آپ کفیل ہو جاتا ہے اور ہمیشہ اس کی تائید کے لئے اپنے غیر معمولی نشانات ظاہر کرتا ہے

ہم نے دیکھا ہے کہ حضرت امام جماعت الاول (ہماری دعائیں آپ کے لیے) کے پاس اکثر لوگ اپنی امانتیں رکھواتے تھے اور آپ اس میں سے ضرورت پر خرچ کرتے رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس طرح رزق دیتا رہتا ہے بعض دفعہ ہم نے دیکھا کہ امانت رکھوانے والا آپ کے پاس آتا اور کہتا کہ مجھے روپے کی ضرورت ہے۔ میری امانت مجھے واپس دے دی جائے۔ آپ کی طبیعت بڑی سادہ تھی۔ اور معمولی سے معمولی کاغذ کو بھی آپ ضائع کرنا آپ پسند نہیں فرماتے تھے جب کسی نے مطالبہ کرنا تو آپ نے ردی سا کاغذ اٹھانا اور اس پر اپنے گھر والوں کو لکھ دینا کہ امانت میں سے دو سو روپیہ بھجوا دیا جائے۔ اندر سے بعض دفعہ جواب آتا کہ روپیہ تو خرچ ہو چکا ہے یا اتنے روپے ہیں۔ اور اتنے روپوؤں کی کمی ہے آپ نے اسے فرمانا ذرا ٹھہر جاؤ ابھی روپیہ آجاتا ہے۔ اتنے میں ہم نے دیکھنا کہ کوئی شخص دھوتی باندھے ہوئے جوناگڑھ یا بمبئی کا رہنے والا چلا آرہا ہے اور اس نے آکر اتنا ہی روپیہ آپ کو پیش کر دینا۔ ایک دن تو لطیفہ ہوا۔ کسی نے اپنا روپیہ مانگا۔ اس دن آپ کے پاس کوئی روپیہ نہیں تھا مگر اسی وقت ایک شخص علاج کے لئے آگیا۔ اور اس نے ایک پڑیا میں کچھ رقم لپیٹ کر آپ کے سامنے رکھ دی۔ حافظ روشن علی صاحب کو علم تھا کہ روپیہ مانگنے والا کتنا روپیہ مانگتا ہے۔ آپ نے حافظ صاحب سے فرمایا۔ دیکھو اس میں کتنی رقم ہے۔ انہوں نے گنا تو کہنے لگے بس اتنی رقم ہے جتنی رقم کی آپ کو ضرورت تھی آپ نے فرمایا اس کو دے دو۔

اسی طرح آپ ایک پرانے بزرگ کا واقعہ سنایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک قرض خواہ ان کے پاس آگیا۔ اور اس نے کہا کہ آپ نے میری اتنی رقم دینی ہے اس پر اتنا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب آپ میرا روپیہ ادا کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو ہے نہیں۔ جب آئے گا دے دوں گا۔ وہ کہنے لگا تم بڑے بزرگ بنے پھرتے ہو اور قرض لے کر ادا نہیں کرتے۔ یہ کہاں کی شرافت ہے۔ اتنے میں وہاں ایک حلوہ بیچنے والا لڑکا آگیا۔ انہوں نے اس سے کہا آٹھ آنے کا حلوہ دے دو۔ لڑکے نے حلوہ دے دیا اور انہوں نے وہ حلوہ اس قارض کو کھلا دیا۔ لڑکا کہنے لگا میرے پیسے میرے حوالے کیجئے۔ وہ کہنے لگا میرے پیسے میرے حوالے کیجئے۔ وہ کہنے لگے تم آٹھ آنے مانگتے ہو میرے پاس تو دو آنے بھی نہیں۔ وہ لڑکا شور مچانے لگ گیا۔ یہ دیکھ کر وہ قرضخواہ کہنے لگا کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ میری رقم تو ماری ہی تھی اس غریب کی اٹھنی بھی ہضم کر لی۔ غرض وہ دونوں شور مچاتے رہے اور وہ بزرگ اطمینان سے اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے اپنی جیب میں سے ایک پڑیہ نکال کر انہیں پیش کی۔ اور کہا فلاں امیر نے آپ کو نذرانہ بھیجا ہے۔ انہوں نے اسے کھولا تو اس میں روپے تو اتنے ہی تھے جتنے قرض خواہ مانگتا تھا مگر اس میں اٹھنی نہیں تھی۔ کہنے لگے یہ میری پڑیا نہیں۔ اسے واپس لے جاؤ۔ یہ سنتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا اور اس نے جھٹ اپنی جیب سے ایک دوسری پڑیا نکالی اور کہنے لگا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی آپ کی پڑیا یہ ہے۔ انہوں نے اسے کھولا تو اس میں اتنے ہی روپے تھے جو قارض مانگ رہا تھا اور ایک اٹھنی بھی تھی۔ انہوں نے دونوں کو بلایا اور وہ روپے انہیں دے دیئے۔

غرض وہ زندہ خدا اپنے بندوں کی تائید میں ہمیشہ اپنے نشانات دکھاتا رہتا ہے۔

ابن العطاء

میرا کالم

کہتے ہیں کہ احتیاط علاج سے بہتر ہے۔ ویسے تو یہ بات کبھی نہ کبھی ہم سب کے تجربے میں یوں آتی ہے کہ ایک شخص احتیاط کرتا ہے تو بیماری سے بچا رہتا ہے اور دوسرا شخص بے احتیاطی سے بیمار ہو جاتا ہے۔ اور اسے علاج کروانا پڑتا ہے۔ لیکن اس کی سب سے بہتر مثال رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں یوں ملتی ہے کہ کسی نے ایک حکیم کو مدینہ بھیجا کہ جا کر رسول کریم ﷺ اور آنحضرت کے صحابہ کرامؓ کی طبی خدمات سرانجام دے۔ چھ ماہ وہاں قیام کے بعد حکیم صاحب واپس چلے گئے اور جب ان سے پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ وہ لوگ تو بیمار ہی نہیں ہوتے۔ اور ان کے بیمار نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کھانے پینے میں احتیاط کرتے ہیں اور احتیاط یہ کرتے ہیں کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہوتی ہے اور وہ کھانے سے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا نسخہ ہے کہ اس سے کبھی معدے پر بوجھ نہیں پڑتا۔ کبھی معدہ بیمار نہیں ہوتا۔ اور اگر معدہ بیمار نہ ہو تو انسان ہر قسم کی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ یہ احتیاط کی بہترین مثال ہے۔ اگر ہم سب اس احتیاط کو لازم پکڑیں تو یقیناً ہم میں اور بیماری میں بُعد ہو جائے گا۔ اور ہم خدا کے فضل سے صحت مند رہیں گے۔ لیکن ہوتا کیا ہے اچھی چیز ہے زیادہ کھا لی معدہ خراب ہو گیا۔ بھوک لگی ہے۔ خوب سیر ہو کر کھایا اور خوب سیر ہو کر کھانے کے نتیجہ میں کسی بیماری کا سامنا کرنا پڑا۔ گویا کہ احتیاط لازمی ہونے کے باوجود عام طور پر لوگ احتیاط نہیں کرتے۔ احتیاط کرنی چاہئے۔ آپ انہیں بتائیں گے تو وہ کہیں گے کہ بھئی کتنی احتیاط کریں کھائیں پئیں بھی نہ۔ یہ بھی نہ کریں اور وہ بھی نہ کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو احتیاط کی عادت ہوتی ہے وہ یقیناً صحت مند رہتے ہیں۔ احتیاط کے متعلق عام طور پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ انہیں شوگر تھی وہ کھانے پینے کی ایسی احتیاط کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے شوگر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی امراض سے محفوظ رکھا اور انہوں نے نوے سال سے زیادہ عمر پائی۔ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک ڈاکٹر صاحب کے ہاں آپ کھانا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا نذیر احمد صاحب علی

سیرالیون

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی سابق مربی سیرالیون کا یہ مضمون جس میں سیرالیون کے عمومی حالات کا ذکر ہے، محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی کتاب "تابعین ..... " جلد چہارم مشتمل بر حالات سیرۃ و سوانح حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی میں سے لیا گیا ہے۔ (ادارہ)

آب و ہوا "سیرالیون کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ بارش بہت ہوتی ہے۔ سمندر سے قریب ہونے کی وجہ سے گرمی میں شدت نہیں۔ سردی بہت کم ہوتی ہے۔ زمین نہایت درجہ زرخیز ہے۔ عام پیداوار چاول۔ کوکو۔ تاڑ کا تیل اور ربڑ ہے۔ اس کے علاوہ شکر قندی۔ کساوا اور یام بھی خوراک کے لئے کاشت کئے جاتے ہیں۔

عام خوراک "ملک کی عام خوراک چاول ہے۔ اندرونی علاقہ میں گوشت کی قلت ہے۔ کیونکہ گھنے جنگلات میں اس قسم کی مکھیاں پائی جاتی ہیں جو گائے کے لئے مضر ہیں۔ بکری نہایت چھوٹی ہوتی ہے۔ البتہ فری ٹاؤن میں گوشت روزانہ مل جاتا ہے۔ لیکن میونسپل کمیٹی کے حکم سے گائے کو چونکہ بجلی سے بیہوش کر کے ذبح کرتے ہیں اور اسلامی طریق پر ذبح کرنے کی اجازت نہیں۔ لوکل مسلمان تو یہی گوشت استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ہم اسے نہیں کھاتے۔ اندرونی علاقہ کے بڑے بڑے شہروں میں کبھی کبھی گائے کا گوشت مل جاتا ہے۔ البتہ مرغی آسانی سے مل جاتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں مچھلی کثرت سے پائی جاتی ہے جسے ایک خاص ترکیب سے آگ پر خشک کر لیتے ہیں اور عام طور پر افریقی لوگ اسی خشک مچھلی سے سالن تیار کرتے ہیں اس قسم کی خشک مچھلی سارے مغربی افریقہ میں بطور سالن استعمال ہوتی ہے۔ پہلے پہلے تو کئی سال تک مجھے اس کی بو سے اس قدر نفرت تھی کہ میں ایسی لاری میں سفر نہ کرتا جس میں کسی مسافر کے پاس یہ مچھلی ہو۔ لیکن جنگ کے دوران میں جب کئی ماہ تک گوشت نہ ملا تو برادرم محمد صدیق صاحب اور خاکسار نے اس کا استعمال شروع کر دیا۔ اور اب ہم بغیر کسی قسم کی کراہت کے اسے کھا لیتے ہیں۔ سالن میں افریقن لوگ تاڑ کا تیل بہت استعمال کرتے ہیں۔ یہ مچھلی جس کی بو سے ہر غیر افریقی نووارد طبعاً نفرت کرے گا افریقیوں کو اس قدر مرغوب ہے کہ اگر گوشت بھی پکائیں تو خوشبو کے لئے تھوڑی سی مچھلی سالن میں ضرور ڈال لیتے ہیں۔ جیسے ہندوستان میں بعض لوگ لہسن یا ہینگ کا استعمال کرتے ہیں۔

"وہاں ایک قسم کی سبزی جسے کوبو کوبو کہتے ہیں ملتی ہے۔ جو باوجود کریلے کی طرح کڑوی ہونے کے نہایت لذیذ ہوتی ہے۔ خصوصاً جب اسے خشک مچھلی کے ہمراہ پکایا جائے۔ جب گھی نایاب اور مونگ پھلی کا تیل سخت گراں ہو گیا تو ہم نے بھی تاڑ کا تیل استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ہندوستان میں جس قسم کی روٹی کھائی جاتی ہے۔ وہاں نہیں ملتی۔ میدہ دوسرے ملکوں سے آتا ہے۔ لیکن ایک سخت گراں اور دوسرے اندرونی علاقہ کے دیہات میں کئی ماہ تک ہمیں دورے کرنے پڑتے تھے۔ اور میدہ یا میدہ سے بنی ہوئی ڈبل روٹی نہ مل سکتی تھی۔ گزشتہ تین چار سال میں بعض اوقات کئی ماہ تک چاول بھی جو سیرالیون کی سب سے اہم پیداوار ہے۔ دستیاب نہ ہوتا۔ لیکن ہمیں چونکہ ہر قسم کی افریقی خوراک کی عادت ہو چکی تھی اس لئے کوئی خاص تکلیف نہ ہوئی۔ افریقن لوگ شکر قندی اور یام اور کساوا (یہ دونوں چیزیں بھی شکر قندی اور آلو کی قسم سے ہیں) پانی میں ابال کر یا تاڑ کے تیل میں پکا کر کھاتے ہیں۔ جس قسم کی دالیں ہندوستان میں ہوتی ہیں وہاں نہیں ملتیں۔ اور وہاں جس قسم کی ملتی ہیں مجھے کم از کم پنجاب میں نہیں ملیں۔ علاوہ معمولی قسم کے کیلے کے وہاں ایک اور قسم کا کیلا پایا جاتا ہے۔ جو ایک فٹ کے قریب لمبا ہوتا ہے۔ اور اندر سے اس کا گودا سرخ رنگ کا نکلتا ہے۔ اسے تاڑ کے تیل اور پسی ہوئی مونگ پھلی میں بھون کر کھاتے ہیں۔ نہایت لذیذ چیز ہے۔ اس کیلے کو وہاں پلانٹین Plantin کہا جاتا ہے....

"سارا ملک گھنے جنگلات سے بھرا پڑا ہے۔ ہرن۔ ہاتھی۔ چیتے وغیرہ کئی جانوروں اور پرندوں کا شکار ملتا ہے۔ بت پرست اور عیسائی تو بندر اور چیتے تک کا گوشت کھا لیتے ہیں۔ ایک قسم کا سانپ بھی جو زہریلا نہیں ہوتا بطور خوراک استعمال کیا جاتا ہے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک زیر تربیت ملّا جس کے ہاں میں مہمان تھا۔ کے ہاتھ میں میں نے ایک دفعہ ایک سانپ دیکھا جو تین فٹ کے قریب لمبا تھا۔ میں نے چونک کر کہا یہ کیا؟ کہنے لگا۔ "ہٰذا لحم اشتریتہ بست بنسات واکلہ اذا کبر" یعنی یہ گوشت ہے جسے میں نے چھ پنس میں خریدا ہے۔ جب یہ بڑا ہو جائے گا تو ہم اسے کھائیں گے۔ گویا کہ جس طرح ہم یہاں کھانے کے لئے مرغیاں وغیرہ پالتے ہیں۔ وہاں اس قسم کے سانپ بھی پالے جاتے ہیں تاکہ انہیں بطور گوشت استعمال کریں۔ ان علاقوں کے مسلمان صدیوں سے اس قسم کی چیزیں بطور غذا استعمال کر رہے ہیں۔ اور مالکیہ مذہب کے فقہاء نے اس قسم کی متعدد اشیاء کو (جن سے ہم پنجابی یا ہندوستانی مسلمانوں کو قطعاً نفرت ہے) جائز قرار دے رکھا ہے۔ دریاؤں میں علاوہ مچھلی کے دریائی گھوڑے اور مگرمچھ کا شکار پایا جاتا ہے۔ پھلوں میں سے کیلا۔ سنگترہ۔ آم۔ انناس اور پپیتا (Pawpaw) کثرت سے اور نہایت ارزاں ملتے ہیں۔ مثلاً کیلا ایک آنہ کے دس پندرہ تک۔ علاوہ ازیں بعض دوسرے ایسے پھل بھی وہاں پائے جاتے ہیں۔ جو میں نے ہندوستان میں نہیں دیکھے۔

خاص بیماریاں "سیرالیون کو کسی زمانہ میں مچھروں کی وجہ سے گورِ فرنگ کہا جاتا تھا اگرچہ آجکل محکمہ حفظان صحت کی کوششوں کے نتیجہ میں بہت کچھ اصلاح ہو چکی ہے۔ اور حکومت سیرالیون کا دعویٰ ہے کہ موجودہ حالات میں سیرالیون کو اس نام سے پکارنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ لیکن پھر بھی سیرالیون کی آب و ہوا بدستور یورپین لوگوں کے لئے مضر ہے۔ اور یہ لوگ ہر اٹھارہ ماہ کے بعد چھ ماہ کے لئے یورپ چلے جاتے ہیں۔ لیکن ہم ایشیائیوں کے لئے اس میں کوئی خاص مضرت نہیں۔ کیونکہ مچھر ہندوستان میں افریقہ سے کم نہیں ہے۔ لیکن جیسی شدید گرمی اور سردی پنجاب میں ہوتی ہے مغربی افریقہ میں ہرگز نہیں ہے۔ اگر انسان خواہ مخواہ اپنے آپ کو انگریز سمجھے اور چند طبی ہدایات پر عمل کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ آٹھ دس سال تک متواتر وہاں نہ رہ سکے۔ میں نے سیرالیون میں (جس کی آب و ہوا سارے مغربی افریقہ میں بدترین سمجھی جاتی ہے) ہزاروں شامی اور لبنانی عرب تاجر دیکھے ہیں۔ جن میں سے بعض تیس تیس سال سے وہاں بیٹھے ہیں اور باوجود مقدرت کے وطن کا نام نہیں لیتے۔ جنگلات کی کثرت اور بارشوں کی زیادتی کی وجہ سے ہی مغربی افریقہ کی مخصوص بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

"مچھروں کے باعث ملیریا عام ہے۔ ملیریا کی دو اقسام سے جنہیں زرد بخار (Yellow fever) اور Black water fever کہتے ہیں۔ یورپین لوگ بہت ڈرتے ہیں۔ گھنے جنگلات میں دریاؤں اور ندیوں کے کناروں پر بعض مکھیاں اور مچھر اس قسم کے ہیں کہ ان کے کاٹنے سے دیوانگی۔ اندھاپن اور جذام ہو جاتا ہے۔ بعض پانیوں میں سے گزرنے کے نتیجہ میں کئی قسم کی خطرناک جلدی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً فیل پا۔ اس بیماری میں پاؤں اور ٹانگیں ہاتھی کے پاؤں اور ٹانگوں کی طرح موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور ہاتھی کے جسم کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ سیرالیون بلکہ سارے مغربی افریقہ کی اکثر بیماریاں پانی کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ عموماً چھوٹی چھوٹی ندیوں اور چشموں کا پانی استعمال ہوتا ہے۔ اور گھاس اور دوسری نباتات کی کثرت کی وجہ سے نیز اس وجہ سے کہ لوگ اسی پانی میں نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں۔ یہ پانی صاف نہیں ہوتا۔ ملک کے ایک بڑے حصہ میں تو عادتاً لوگ پانی میں ہی رفع حاجت کرتے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں بہت دور سے صاف پانی حاصل کرنا پڑتا تھا۔ عموماً ہم لوگ پانی کو پندرہ منٹ تک ابال کر فلٹر کر لیتے تھے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو جو پانی بھی ملتا ہے اس میں تھوڑی سی پوٹاشیم پرمیگانیٹ ڈال کر اور گلاس پر صاف رومال رکھ کر پی لیتے۔ میرا تیرہ سالہ تجربہ ہے کہ اگر انسان پینے کے پانی کے متعلق ضروری احتیاط کرے تو بہت سی بیماریوں سے بچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پسماندہ طبقہ کی چارپائیاں اور کپڑے استعمال نہ کرنے چاہئیں۔ اور سفر میں فولڈنگ بیڈ (سفری چارپائی) اور مختصر بسترہ مع مچھردانی ہمیشہ ساتھ ہونا چاہئے۔

دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے۔ اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ و تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزم بشیر احمد شریف اور عزیزہ منصورہ کی شادی خانہ آبادی کے موقع پر

دعائیہ اشعار

مولا تیرا احسان ہے' یہ تیری عطا ہے
اک دل کی کلی کھِل کے حسیں پھول بنا ہے

مہبط ہوں، تیری برکت و انوار کے دونوں
دونوں کے ہر اک لمحہ کا تو راہنما ہے

اخلاص کا ایماں سے ہو پیوند ہمیشہ
تو دیکھ کہ اب تیری طرف دستِ دعا ہے

کردار ہے دونوں کا شرافت کی ضمانت
گفتار سے ہر شخص کا دل موہ لیا ہے

دو قالب و یک جان رہیں تیری رضا میں
یہ رشتہء الفت بھی فقط تیری رضا ہے

دونوں کے لئے خدمت دیں ہو ترا انعام
تابندگیٔ قلب و نظر ان کی وفا ہے

منصورہ کی آمد ہو بشارت کی علامت
اور اپنا بشیر اس کے لئے ظل ہما ہے

پاکیزہ خیالات سے معمور ہوں دونوں
ہر گام پہ دونوں کی نظر وقف حیا ہے

صد شکر امام اپنے بھی مسرور ہیں اس پر
آتی ہے جو کانوں میں فرشتوں کی صدا ہے

جو ہے مرے دل میں وہی آتا ہے زباں پر
ہر حرف نسیم آج مرا حرف دعا ہے

عزیزم انور اقبال سیفی اور عزیزہ امتہ الحی کی شادی خانہ آبادی کے موقعہ پر

دعائیہ اشعار

موتیوں سے ہے کہیں بڑھ کے دعا کا سہرا
کہ یہ ہے انور و حیؔ کی وفا کا سہرا

میرے بیٹے کے لبوں پر ہے خدا کی تحمید
اس کے ماتھے پہ ہے احسانِ خدا کا سہرا

یوں تو ہر چیز پہ ظلمت کے ہیں گھرے سائے
میرا لکھا ہوُا سہرا ہے ضیاء کا سہرا

یوں بدلتی ہوئی اقدار کے ماحول میں بھی
ہے شریفوں کے لئے حسنِ حیا کا سہرا

میری حیؔ ہے مرے دل کی صدائے پُر شوق
میرا انور ہے محبت کی ادا کا سہرا

اپنے مولا کی رہیں حفظ و اماں میں دونوں
جیسے لگتا ہے یہ جنت کی فضا کا سہرا

دل کی گہرائی سے نکلی ہیں مری یہ باتیں
سہرا لگتا ہے فرشتوں کی نوا کا سہرا

صادق صدق سرشت آج ہیں مسرور بہت
ان کے جذبات بنے ظل ہما کا سہرا

میں نے جس پیار سے لکھی ہیں یہ ساری باتیں
بن گیا ہے میرا مولا کی رضا کا سہرا

منتظر تھی میری روحی اسی لمحہ کے لئے
ٹھیک کہتی ہے اس ردِّ بلا کا سہرا

کس قدر پیار سے قوسی نے نظر ڈالی ہے
پھول کھلتے ہی بنا بادِ صبا کا سہرا

اپنے مولا سے مرے دل کی دعا ہے یہ نسیم
میرے اشعار بنیں لطفِ خدا کا سہرا

عزیزم اظہر اقبال سیفی اور عزیزہ محمودہ روحی کی شادی خانہ آبادی کے موقعہ پر

دعائیہ اشعار

اظہار محبت مرا ہر حرف دعا ہے
مولا مرے ہونٹوں پہ تری حمد و ثنا ہے

تو کام بناتا ہے تو بنتے ہیں مرے کام
میں بندۂ ناچیز ہوں تو میرا خدا ہے

جو تجھ پہ نہ قربان ہو وہ جان نہیں ہے
دل ہے تو وہی دل ہے کہ جس دل میں وفا ہے

جو ذرۂ ناچیز تری چٹکی میں آ جائے
قیمت میں وہ کونین کی قیمت سے سوا ہے

ہر شخص ہر سطح پر محتاج ہے تیرا
رُتبہ جو کسی کو بھی ملا تُو نے دیا ہے

جو تجھ پہ نچھاور ہو وہ ہے زندۂ جاوید
جو تجھ سے پرے رہ کے جئے اس کو فنا ہے

پابند قناعت ہے تیرے فیض کا مورد
دنیا کا خزانہ تو فقط حرص و ہوا ہے

صد شکر ترے کام میں کٹتی ہے مری عمر
میں خوش ہوں کہ اظہر نے بھی اب وقف کیا ہے

روحی کو بنا کر میری بیٹی مرے مولا
تو نے مرے اظہر کو یہ انعام دیا ہے

دونو پہ رہیں تیری حفاظت کی ردائیں
ایسا ہو تو یہ تیرا کرم' تیری عطا ہے

روحی کے نئے گھر پہ سکینت کا ہو سایہ
سب لوگ یہ کہہ اٹھیں کہ جنت کی فضا ہے

تو خدمت دیں کی انہیں توفیق عطا کر
یہ جذبہ خدمت بھی فقط تیری عطا ہے

ہر چیز جو اچھی ہے عطا کر انہیں مولا
میری جو دعا ہے تو یہی ایک دعا ہے

ہے تیرا نسیم عجز کا پیکر' شہِ والا
صد شکر کہ ہر حال میں راضی برضا ہے

نسیم سیفی

وزیر اعظم کا بیان

تعلیم یافتہ ان پڑھ سمجھتے ہیں کہ گوادر بک گیا ہے- بے نظیر

ہمارے ان پڑھ بہن بھائیوں میں ان نام نہاد دانشوروں سے زیادہ کامن سنس ہے جو اس بے بنیاد بات پر یقین کر بیٹھے ہیں- حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں- ہم نے ایٹمی پروگرام بھی رول بیک نہیں کیا ایسی باتوں میں کوئی حقیقت نہیں-

اوسلو ٹائپ مذاکرات بھی شروع نہیں کئے- یہ بات بھی غلط ہے کہ میں وزارت عظمیٰ چھوڑ کر اقوام متحدہ کی سیکرٹری جنرل بننا چاہتی ہوں- ہم نے امریکہ کو جنوبی ایشیا میں ایٹمی مسئلے پر مساویانہ طرز عمل اختیار کرنے پر راغب کیا ہے-

ہمیں ایسے نیم خواندہ بابوؤں کی ضرورت نہیں جو ایم بی بی ایس کے خواہاں ہوں مگر میٹرک پاس بھی نہ کر سکیں- احتساب نہ ہونے کی وجہ سے ہماری یونیورسٹیوں میں اچھے خاصے اساتذہ معیاری تدریس نہیں کر رہے-

افغانستان بھارت برما سری لنکا بنگلہ دیش اور پاکستان بھر سے لوگ ہجرت کر کے کراچی جا رہے ہیں حتیٰ کہ اپنی جانیں تک خطرے میں ڈال رہے ہیں- تاکہ انہیں روزگار ملے- مگر کراچی والے سرکاری نوکریاں چاہتے ہیں-

آئین کا احترام کم ہو رہا ہے- برادری دوستی کے رشتے بڑھ رہے ہیں- سفارش اور تعلقات کی بناء پر ہم کامیابیوں کے خواہاں ہو رہے ہیں- جس کی وجہ سے فوج کے سوا تمام شعبوں میں تنزل ہو رہا ہے

(جنگ لاہور ۲۵- جنوری ۱۹۹۵ء)

زندگی کا اصل منشاء اور درازی عمر کی غائت تو کامیابی اور بامراد ہونا ہے- پس جب کوئی شخص اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہو جاوے اور اس کو کوئی حسرت اور آرزو باقی نہ رہے اور مرتے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو تو وہ گویا پوری عمر حاصل کر کے مرا ہے اور درازی عمر کے مقصد کو اس نے پالیا ہے- اس کو چھوٹی عمر میں مرنے والا کہنا سخت غلطی اور نادانی ہے-

صحابہؓ میں بعض ایسے تھے جنہوں نے بیس بائیس برس کی عمر پائی مگر چونکہ ان کو مرتے وقت کوئی حسرت اور نامرادی باقی نہ رہی بلکہ کامیاب ہو کر اٹھے تھے اس لئے انہوں نے زندگی کا اصل منشاء حاصل کر لیا تھا-

اگر انسان خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں مر جائے تو جانے کہ اس نے بڑی عمر حاصل کر لی ہے کیونکہ بڑی عمر کا اصل مدعا جو یہ تھا کہ مخلوق کو فائدہ پہنچا کر اور خدا تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت کر کے اپنے مولا کو راضی کرے وہ اس نے حاصل کر لیا اور مرتے وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہیں رہی-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا میں جنگ جاری ہے

گروزنی کے صدارتی محل پر روسی فوجوں کے قبضہ کے فوراً بعد یہ خیال کیا گیا تھا کہ شاید گروزنی کی حد تک جنگ بند ہو جائے گی اور یہ جنگ شاید اطراف میں پھیل جائے۔ لیکن تازہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ نہ صرف جنوبی علاقوں میں چیچنین جانبازوں نے گوریلا جنگ چھیڑ دی ہے بلکہ ابھی تک گروزنی میں بھی ان کا قبضہ مستحکم نہیں ہوا۔ تازہ اطلاعات کے مطابق گروزنی کے وسطی علاقہ میں روسی فوج کا کنٹرول ابھی تک مستحکم نہیں ہو سکا۔ اگرچہ چیچنین افواج کو گروزنی کے مغرب کی طرف دھکیل دیا گیا تھا لیکن ابھی تک روسی فوج جنوب کی طرف ان کی سپلائی اور فرار کا رستہ منقطع کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ گروزنی کے مغرب اور جنوب مغرب میں کئی دیہات کی طرف روسی فوج اپنا دباؤ بڑھا رہی ہے اور اس کی چیچنین افواج سے جنگ جاری ہے۔

ایک چیچنین جانباز سپاہی نے بتایا ہے کہ اس وقت جنگ کا مرکز گروزنی کو ہمسایہ مسلمان ریاست انگوشتیا سے ملانے والی سڑک ہے۔ اس سے قبل روس کیطرف سے یہ الزام عائد کیا جا چکا ہے کہ چیچنیا کی حمایت میں انگوشتیا کے فوجی بھی لڑ رہے ہیں۔ تاہم گروزنی کے مشرق میں داغستان کی طرف جانے والی سڑک بیشتر روسیوں ہی کے قبضے میں ہے۔

روسی افواج نے تین ہفتوں کی سٹریٹ فائٹ کے بعد گروزنی شہر کے صدارتی محل پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن ابھی تک شہر کے وسطی علاقے میں جنگ جاری ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کاکیشیا کی اس مسلمان ریاست میں جو چیچنین جانباز جہاں موجود ہے وہ مرنے مارنے کا عزم کئے ہوئے ہے اور پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہے۔

مغربی مبصرین نے جنوب کے علاقے میں چیچنیوں کی قوت کے پیش نظر اعتراف کیا ہے کہ اب روس اس علاقے میں ایک طویل خانہ جنگی میں گردن گردن دھنس چکا ہے اور روسی افواج ایک لمبا عرصہ تک اس بحران کو ختم نہ کر سکیں گی۔ اس وقت گروزنی کے اطراف میں چار دیہات جنگ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔

١١- دسمبر ١٩٩٤ء کو جنگ شروع ہونے کے بعد اب تک ہزاروں روسی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن روسیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اب تک ان کے صرف ٥٥٣ فوجی ہلاک ہوئے ہیں جبکہ روسیوں نے ٤ ہزار چیچنیوں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا ہے۔ عالمی مبصرین ان اعداد وشمار کو درست ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ بعض اطلاعات کے مطابق روسی فوجیوں کی ہلاکت کی تعداد ١١ ہزار سے زائد ہے۔ روس کے وزیر دفاع نے انسانی حقوق کے اداروں پر سخت برہمی کا اظہار کیا جنہوں نے روسی فوجوں پر انسانی حقوق کی سخت خلاف ورزیوں کے الزامات عائد کئے تھے۔ روسی وزیر دفاع نے دو روسی انسانی حقوق کے پرچارکوں کو روس کا غدار اور روس کا دشمن قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

☆○☆

بوسنیا/امریکی پالیسی میں تبدیلی

ماضی میں جب امریکہ کی بوسنیا سے حمایت کو اس کی سیاسی اور سفارتی چال اور بدنیتی قرار دیا جاتا تھا تو امریکہ کے حامی اسے ماننے میں تامل کرتے تھے۔ لیکن جب امریکہ جیسی سپر پاور اپنا تجویز کردہ امن منصوبہ مٹھی بھر سربوں سے نہ منوا سکی تو ان اطلاعات میں صداقت نظر آنے لگی۔ اب اس سمت میں ایک اور واضح اشارہ ملا ہے۔ امریکہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس نے سرب باغیوں سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ بظاہر امریکہ کا کہنا ہے کہ اس سے جنگ کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ لیکن مبصرین کا خیال ہے کہ یہ امریکہ کی بوسنیا کے بارے میں پالیسی میں تبدیلی کی طرف واضح اشارہ ہے۔ بوسنیا کے وزیراعظم مسٹر حارث سلاجک کو امریکی وزیر خارجہ کا ایک خط موصول ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے سرب باغیوں سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ گذشتہ روز امریکی سفارت کار سرائیوو کے نواح میں واقع سربوں کے ہیڈ کوارٹر پالے تک گئے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے وہاں پر کیا بات چیت کی ہے۔

اس سے قبل سربوں سے امریکی رابطہ سابق صدر جمی کارٹر کے ذریعے ہوا تھا جس پر بوسنیا کے مسلمانوں نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں ٤- ماہ کی جنگ بندی کی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بوسنیا کے شمال میں متحارب فوجوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔

١٩٩٢ء میں شروع ہونے والی اس خانہ جنگی میں اب تک ٢ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جن میں بھاری اکثریت بوسنین مسلمانوں کی ہے۔ اس کے علاوہ ١٠ لاکھ کے قریب بوسنین بے گھر ہو چکے ہیں جن کی ایک بڑی تعداد بیرون ملک پناہ حاصل کر چکی ہے اور باقی لوگ کروشیا اور مسلمانوں کے زیر قبضہ علاقوں میں کیمپوں میں مقیم ہیں۔

☆○☆

سارایے وو کے محاصرے کے ١٠٠٠ دن

بوسنیا کا دارالحکومت سارایے وو ایک ہزار دنوں سے محاصرے میں ہے۔ اس کی آخری ٹرین ٢- مئی ١٩٩٢ء کو روانہ ہوئی۔ اس کے ساتھ اسٹیشن ماسٹر اور بعض دوسرے ریلوے کے ملازمین بھی تھے۔ اور اس دن کے بعد بوسنیا کے دارالحکومت کا سڑک کا رابطہ بھی ختم ہو گیا۔

آج کل بعض خاص خاص لوگ اقوام متحدہ کے طیاروں کے ذریعے سفر کر سکتے ہیں اس کے علاوہ مقامی لوگ کیچڑ سے بھری ہوئی ایک سرنگ کے ذریعے آنے جانے پر مجبور ہیں جو دوسری طرف ایک ایسے گاؤں کے قریب جا نکلتی ہے جس پر بوسنیا کی حکومت کا قبضہ ہے۔ سارایے وو کی تین لاکھ آبادی اس ٨٠٠ گز لمبی سرنگ میں سے گذرنے پر مجبور ہے۔ یہ سرنگ ائرپورٹ کے نیچے سے گذرتی ہے۔ یہ شہر جو ایک وقت میں مختلف تہذیب و ثقافت کے رہنے والوں کا پرامن مسکن تھا آج قرون وسطیٰ کا کوئی تباہ حال شہر لگتا ہے۔ اور باقی سارا یورپ اس دردناک صورت حال سے بے پرواہ اپنی چین کی نیند سو رہا ہے۔

اس شہر کے میئر مسٹر طارق کو پوسووک نے گذشتہ دنوں شہر میں کئی قسم کے کنسرٹ، سیمینار اور لیکچروں کا اہتمام کیا تاکہ اہل یورپ کو یاد دلایا جائے کہ سارایے وو ابھی تک زندہ ہے یہ ختم نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ ایک ہزار دن گذار دئے ہیں۔ اب ہم امید کرتے ہیں۔ امداد کی نہیں۔ بلکہ یہ کہ دوسرے شہروں کے لوگ بھی ہم سے رابطہ کریں ہم شہر کی زندگی قائم رکھنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس شہر کی تہذیب' اس میں بسنے والوں کے مختلف مذاہب' مختلف رنگ و نسل کے لوگ سارے کے سارے اکٹھے ہیں۔ اور اکٹھے ہی زندگی گذار رہے ہیں۔

شہر کے محاصرے کے ١٠٠٠ دن مکمل ہونے کی تقریب میں ٢٤٠ مہمانوں کی آمد متوقع ہے۔ ان میں زیادہ تعداد مختلف یورپی شہروں کے میئروں کی ہے۔ اس کے علاوہ تھوڑی تعداد شہر کے مقامی باشندوں کی ہے۔

اب لوگ بھی محاصرے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اب یہ شہر وہ نہیں ہے جہاں لوگ آئیں، خوبصورت نظارے دیکھیں اور تصاویر کھینچیں۔

جرمنی کے وزیر خارجہ مسٹر کلاس کلینکل مضبوط یورپی ملکوں کی تنظیم کے حوالے سے شریک ہونے والی اعلیٰ سطحی شخصیت ہیں۔ دیگر شخصیات میں جو واحد نمایاں شخصیت ہے وہ لیفٹیننٹ جنرل ریپرٹ سمتھ کی ہے۔ جو کہ محاصرہ کے نو سو ننانویں دن پہنچے ہیں اور جنہوں نے یہاں آکر اقوام متحدہ کی امن فوج کی کمان سنبھالی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ٢٣ ہزار مختلف اقوام کے فوجیوں کا کام یہ ہے کہ ہم بدقسمت لوگوں تک امداد پہنچائیں۔ اور متحارب گروپوں کے درمیان امن سمجھوتے پر اتفاق کی بھرپور کوششیں کریں۔

سارایے وو کے شہریوں کا خیال ہے کہ اس شہر کی محاصرہ اور ناکہ بندی والی کیفیت اقوام متحدہ کی امن فوج کو طاقت نہ استعمال کرنے کی ہدایات کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اردگرد کے علاقے پر قابض سرب اپنی مرضی سے محاصرہ کی کیفیت جاری رکھنے کے لئے من مانے اقدامات کرتے ہیں۔

یکم جنوری سے چار ماہ کے عرصہ کے لئے جو جنگ بندی ہوئی ہے اس کے بعد شہر پر گولہ باری بند ہے۔ اگرچہ اب بھی کبھی کبھی کوئی گولہ آگرتا ہے لیکن اس سے شہر کے باسی گلیوں اور سڑکوں پر آنا جانا بند نہیں کرتے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ گولہ باری کا سلسلہ اگرچہ اب رکا ہوا ہے مگر اپریل میں شاید یہ دوبارہ شروع ہو جائے۔

اس سے قبل بھی ایک بار ١٩٩٤ء کے موسم بہار میں محاصرہ کی شدت میں کچھ کمی آئی تھی تو بہت لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوئے تھے کہ شاید امن قائم ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے خوشی خوشی کوکا کولا اور کیلوں کی خریداری کی جو دو سال غائب رہنے کے بعد اچانک ملنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن اس کے جلد بعد ہی سربوں نے سڑکوں کا رابطہ پھر سے بند کر دیا اور شہر ایک بار پھر محاصرہ میں آگیا۔

☆○☆

بقیہ صفحہ ٣

کھا رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ میٹھا پیش کیا۔ مگر چوہدری صاحب نے انکار کیا۔ تو ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ آپ ڈاکٹر کے گھر میں ہیں۔ کھا لیجئے کوئی حرج نہیں۔ میں آپ کو دوائی دے دوں گا۔ فرمانے لگے اچھے ڈاکٹر ہو۔ مجھے زہر دے رہے ہو۔ جس چیز کو میں اپنے لئے مضر صحت سمجھتا ہوں وہی مجھے کھلا رہے ہو۔ اور کھلانے کے بعد مجھے دوائی دینے کی بات کر رہے ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممکن ہے ہر شخص تو اتنی احتیاط نہ کر سکے جتنی حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کیا کرتے تھے لیکن ان کی اس عادت سے یہ سبق تو ملتا ہے کہ ہمیں احتیاط کرنی چاہئے اسی احتیاط کے نتیجہ میں صحت قائم رہتی ہے اور اس صحت کے قائم رہنے کا نام کسی شخص نے انسان کے سر پر تاج رکھ دینے سے تعبیر کیا ہے۔ گذشتہ دونوں لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد صاحب دفتر میں تشریف لائے تو اگرچہ ان سے زیادہ تر گفتگو تو مضامین کے متعلق ہوئی لیکن صحت کا بھی ذکر آگیا۔ کہنے لگے میں نے کبھی ایک فقرہ پڑھا تھا جو میرے ذہن کے ساتھ ایسا چپک گیا ہے کہ میں ہر شخص کو بتانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور وہ فقرہ یہ ہے کہ ہر انسان کے سر پر تاج رکھا ہوا ہے لیکن اس تاج کو دیکھ وہی سکتا ہے جو بیمار ہو۔ یعنی یہ تاج صحت کا تاج ہے ہر صحت مند آدمی کے سر پر تاج ہے۔ وہ خود نہیں دیکھتا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس تاج کو قائم رکھنے کے لئے ضروری احتیاط نہیں کرتا اور اسے صرف اس وقت اس تاج کا پتہ چلتا ہے جب وہ بیمار ہو جاتا ہے یا دوسرے لوگ جو بیمار ہوتے ہیں وہ صحت مند شخص کو دیکھ کر یہ سمجھ جاتے ہیں ان کی بصیرت کی آنکھ یہ دیکھ لیتی ہے کہ صحت مند شخص کے سر پر تاج ہے۔

پس اگر ہر صحت مند شخص کے سر پر تاج رکھا ہوا ہے تو کیا اسے اس تاج کی حفاظت نہیں کرنی چاہئے؟ اسے کوشش کرنی چاہئے کہ اس کی بصیرت کی آنکھ بھی اس تاج کو دیکھ سکے اور اس تاج کی پوری حفاظت کرتے ہوئے وہ اپنی صحت کو قائم رکھے۔ جب میں نے یہ فقرہ کرنل بشارت احمد سے سنا تو میرا جی چاہا کہ صحت کے قائم رکھنے کے لئے یہ فقرہ اپنے تمام قارئین کو بتا دیا جائے۔ فقرہ بہت اچھا ہے اسے اپنے سامنے رکھئے اور اپنی بصیرت کی آنکھ سے یہ دیکھنے کی کوشش کیجئے کہ آپ کے سر پر تاج رکھا ہوا ہے اور اس تاج کی پوری پوری حفاظت کیجئے احتیاط کو لازم پکڑیئے اور احتیاط کرنے سے بیماریوں سے بچتے رہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی صحت کی قدر کر سکیں اور جو تاج ہمارے سر پر رکھا ہوا ہے اسے سنبھال کر رکھ سکیں۔ اسے میلا نہ ہونے دیں۔ اسے اپنے سر سے گرنے نہ دیں۔ یعنی ہم بیماری سے بچتے رہیں خدا ہمیں اس کی توفیق دے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ بعض احباب کے ہاں تولد کے تھوڑی ہی دیر بعد بچہ فوت ہو جاتا ہے۔ احباب ان کے لئے نعم البدل کی دعا کرتے رہیں۔

○ مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب پتو کی ضلع قصور گیس ٹربل، ٹانگوں میں درد اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد اکمل صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر چند ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ لاہور کے چھوٹے بھائی عزیز نعیم احمد فاروق ابن چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی (وفات یافتہ) کی شادی عزیزہ امتہ القدوس بنت مرزا حمید احمد (وفات یافتہ) کے ساتھ مورخہ ۱۸۔ جنوری کو لاہور میں عمل میں آئی۔ اگلے روز دارالذکر کے قریب آصف سنٹر میں دعوت ولیمہ کا اہتمام تھا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت اور مہمان حضرات نے شرکت کی۔ محترم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر جماعت لاہور نے دعا کروائی۔ جبکہ رخصتی کی تقریب میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم ضیاء الدین صاحب ناصر ابن مکرم محمد رفیق صاحب آف بدوملہی حال جرمنی کا نکاح عزیزہ نبیلہ بشارت بنت شیخ بشارت الرحمان آف لاہور کے ساتھ 7000DM جرمن مارک حق مہر پر مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی ضلع لاہور نے دارالذکر لاہور میں مورخہ ۲۷۔ جنوری ۹۵ء کو پڑھا۔

مکرم ضیاء الدین صاحب مکرم امانت اللہ انجم صاحب سابق قائد ضلع نارووال کے چھوٹے بھائی اور عزیزہ نبیلہ بشارت صاحبہ شیخ مسعود الرحمان صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد احتشام آف امریکہ ابن مکرم (ڈاکٹر) محمد شفیع صاحب صدر جماعت سادھوکی ضلع گوجرانوالہ کا نکاح محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور مقیم دارالذکر نے مورخہ ۶۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو دارالذکر لاہور میں عزیزہ ثوبیہ وسیم بنت مکرم شاہد وسیم احمد صاحب آف نثار کالونی لاہور کینٹ سے گیارہ ہزار ڈالر حق مہر پر پڑھا۔

بعد ازاں مورخہ ۸۔ جنوری کو شادی عمل میں آئی۔ برات سادھوکی ضلع گوجرانوالہ سے ڈیفنس کمیونٹی سنٹر لاہور گئی جہاں لاہور کے احمدی اور دوسرے مہمان حضرات نے شرکت کی اور دعاؤں سے بچی کو رخصت کیا۔ اگلے روز سادھوکی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بھی دور دراز سے دوستوں نے شرکت کی۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

قرارداد تعزیت بروفات

مکرم جمال احمد ملک

○ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان اپنے اجلاس مورخہ ۹۵-۱-۷ میں اپنے ایک مخلص، فعال اور سب کے پیارے خادم سلسلہ جمال احمد ملک کی المناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

عزیز مکرم جمال احمد ملک ۱۲۔ نومبر ۱۹۷۳ء کو شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم رشید احمد صاحب ملک چونکہ مسقط میں مقیم تھے۔ اس لئے جمال احمد ملک نے ابتدائی تعلیم مسقط میں ہی حاصل کی۔ ۱۹۸۷ء میں والد صاحب کی حادثاتی وفات کے بعد یہ لوگ پاکستان آگئے۔ میٹرک کا امتحان لاہور میں فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ایف۔ ایس۔ سی اور بی۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کی۔

کچھ عرصہ پہلے عزیز مکرم جمال احمد ملک ایم۔ بی۔ اے میں داخلہ کے لئے لاہور چلے گئے۔ وہاں پر ایم۔ بی۔ اے کے داخلہ ٹیسٹ کے لئے G-MAT کی تیاری کر رہے تھے۔

اسم بامسمّٰی جمال بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ ہونہار، ہنس مکھ، خوبصورت اور خوب سیرت ہونے کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے پر اعتماد تھے۔ انہیں خدام الاحمدیہ میں خدمت کے لحاظ سے بطور نائب مہتمم عمومی اور نائب مہتمم خدمت خلق جانفشانی سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں ہر موقع پر جب بھی خدام الاحمدیہ کو ان کی خدمات کی ضرورت پڑی فوراً اپنے تن، من، دھن کے ساتھ حاضر نظر آئے۔

عزیز مکرم جمال احمد ملک ایک دوست کی شادی میں شمولیت کے لئے بھوانہ کے قریب ایک گاؤں سمندر گئے ہوئے تھے۔ ۲۳۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو وہاں پر شوقیہ گھوڑسواری کے دوران گر کر زخمی ہو گئے۔ سر پر شدید چوٹ آئی۔ فوراً مختلف ہسپتالوں میں لے جایا گیا۔ مگر جانبر نہ ہو سکے اور آخر ۲۴۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو قریباً چودہ گھنٹے زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد صبح اڑھائی بجے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

یہ حادثہ اس لحاظ سے بھی افسوسناک ہے کہ اس واقعہ سے ٹھیک سات سال قبل عزیز کے والد محترم رشید احمد صاحب ملک بھی اپنے پیشہ وارانہ فرائض کی ادائیگی کے دوران سر کی چوٹ سے زخمی ہو کر ۲۴۔ دسمبر ۱۹۸۷ء کو انتقال کر گئے تھے۔ عزیز مکرم جمال احمد ملک کے حلقہ احباب اور تعلق داری کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ شدید سردی۔ بارش اور نماز مغرب و عشاء جمع ہو جانے کے باوجود ان کی نماز جنازہ کے وقت رات آٹھ بجے بیت مبارک لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور ربوہ کے دور دور کے محلوں سے لوگ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ تمام لوگ اس جواں سال کی وفات پر بہت مغموم تھے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور اپنے قرب میں انہیں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے عزیزو اقارب خصوصاً ان کی والدہ محترمہ، بہن اور بھائی کو اپنے فضل سے صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہم ہیں

ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

امراء، صدران، مربیان، بزرگان سلسلہ، سیکرٹریان وقف نو کی خدمت میں گذارش

○ آیئے ! رمضان المبارک میں اپنی سجدہ گاہوں کو دعاؤں سے تر کریں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ اس صدی کو واقفین نو کی صدی بنا دے۔ آمین۔

(از وکالت وقف نو)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- فروری-1995ء

سردی کم ہو رہی ہے

درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ

زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی سے یکجہتی کا اظہار کرنے کے لئے ملک بھر میں اور آزاد کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ ہر قسم کا کاروبار زندگی بند رہا۔ تمام شہروں میں زبردست جلسے جلوس نکالے گئے اور مظاہرے کئے گئے۔ حکومت اور اپوزیشن سمیت ہر شعبہ زندگی کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی۔ سرکاری و غیر سرکاری دفاتر' کاروباری مراکز، تعلیمی ادارے بند رہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کشمیر کے مسئلے پر ہر قسم کے تھرڈ آپشن کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے نہایت موثر اور رواں دواں تقریر میں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ظلم و بربریت کا پردہ چاک کیا۔ اور بتایا کہ ۶ لاکھ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں ظلم ڈھا رہی ہے۔ کشمیریوں کی جدوجہد ہماری قومی غیرت اور جذبوں کا نشان ہے۔ ہر پاکستانی آزادی کشمیر کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے بھارتی حکومت کو متنبہ کیا کہ بھارت اس وقت تک کشمیر کا یرغمال بنتا رہے گا جب تک مقبوضہ کشمیر میں جدوجہد کو فوجی بوٹوں سے کچلا جائے گا۔ نئی دہلی کو نہیں لیکن پوری دنیا کو کشمیری خواتین کی چیخیں سنائی دے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب کشمیر آزاد ہو گا۔

○ کشمیر ڈے پر کراچی میں خون کی زبردست ہولی کھیلی گئی۔ لیاقت آباد میں کشمیریوں سے یکجہتی کے لئے لگائے گئے حرکت الانصار کیمپ پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ سرخ کار میں سوار چار دہشت گردوں نے فائرنگ کی۔ ایک حملے کے بعد وہ پھر لوٹ آئے اور دوبارہ گولیاں برسادیں۔ دو حملہ آوروں نے ڈگی میں بیٹھ کر فائرنگ کی۔ اندھا دھند فائرنگ سے زبردست بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ کاروبار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ دکانداروں نے شٹر گرادیئے۔ ہسپتال زخمیوں اور لواحقین کی آہ و بکا سے گونج اٹھا۔ حملہ آوروں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ علاقے کی ناکہ بندی کر کے رینجرز کو طلب کرلیا گیا ہے۔

○ گذشتہ روز کراچی کے سیکٹر ۹ میں اہل سنت کی ایک مسجد پر حملے میں کم از کم ۱۰- نمازی شہید اور ۲۰- سے زائد زخمی ہو گئے۔ مسجد کا فرش نمازیوں کے خون سے سرخ ہو گیا۔ بی بی سی کے مطابق مسجد پر یہ حملہ ہفتہ کے روز کے حملوں کا رد عمل لگتا ہے جس میں ۱۰- افراد ہلاک ہوگئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھی ۵- فروری کو مکمل ہڑتال رہی اور پہیہ جام رہا۔ دکانیں کاروباری ادارے سکول اور کالج مکمل طور پر بند رہے۔ ہر قسم کی ٹریفک معطل ہو گئی۔ زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمران خود کو دیانتدار سمجھتے ہیں تو احتسابی کمیشن کی تجویز قبول کرلیں۔ کمیشن کے قیام سے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ یعنی کرپشن حل ہو سکتا ہے۔ کمیشن کی تعداد ایک سے زائد ہونی چاہئے۔ سیاستدانوں کے علاوہ بیوروکریٹس اور اعلیٰ افسروں کے خلاف بھی مقدمات چلائے جائیں۔ ججوں کی تقرری تا حیات ہونی چاہئے۔ بدعنوانی کے مقدمات کے لئے نئی تحقیقاتی ایجنسی قائم کی جائے۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں کو معلومات مہیا کی جائیں۔

○ نواز شریف گوجرانوالہ' لالہ موسیٰ اور قلعہ دیدار سنگھ میں غریبوں میں آٹا اور گھی تقسیم کرنے کی سکیم کا افتتاح کریں گے۔

○ کشمیر کے مسئلہ پر بھی حکومت اور اپوزیشن اکٹھے نہ ہو سکے لاہور میں دونوں نے الگ الگ جلوس نکالے۔ جماعت اسلامی حکمران پی ڈی ایف کے جلوس میں شامل ہوئی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر نے مولانا فضل الرحمٰن سے درخواست کی ہے کہ حکومت اور اپوزیشن میں مصالحت کرائیں مولانا نے کہا کہ حکومت کو پہل کرنی چاہئے انہوں نے کہا کہ حکومت مفاہمتی فارمولے سے آگاہ کرے پھر اپوزیشن سے رابطے کروں گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہم دینی مدارس کے معاملات میں مداخلت نہیں چاہتے سود کے متبادل نظام کے لئے کمیٹی بنانے پر غور کریں گے۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان نے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف سے ملاقات کی اور کشمیر کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں لیڈروں کے درمیان علیحدگی میں ہونے والی یہ بات چیت ایک گھنٹہ جاری رہی۔ نوابزادہ صاحب نے بعد میں کہا کہ میں سیاسی استحکام کا خواہش مند ہوں۔

○ کشمیر کے مسئلے پر ملک بھر میں کامیاب ہڑتال پر وزیر اعظم نے نوابزادہ نصراللہ خان کو مبارکباد دی۔ اور کہا کہ آپ کی محنت سے پوری قوم مسئلہ کشمیر پر یک جان ہو گئی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم کے درمیان ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کے دوران وزیر اعظم بے نظیر نے یقین دہانی کرائی کہ آپ کی حکومت مدت پوری کرے گی۔ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی غیر آئینی اقدامات پر یقین نہیں رکھتی آزاد کشمیر کی حکومت سے مکمل تعاون کیا جائے گا۔ سردار قیوم نے بھی وزیر اعظم کی کشمیر پالیسی کی تعریف کی اور حکومتی اقدامات کی تائید و حمایت کا اعلان کیا۔

○ ایم کیو ایم نے حکومت سے مصالحت کے لئے اپنے ہلاک و زخمی ہونے والے کارکنوں کے لئے ایک ارب روپے معاوضہ طلب کرلیا۔ ایم کیو ایم کے ترجمان نے کہا کہ حکومت نے وعدے پورے نہیں کئے مگر بحران کے حل کے لئے ہم مذاکرات کا بائیکاٹ نہیں کریں گے۔ انہوں نے اس کے علاوہ فوجی آپریشن کے دوران برطرف کئے جانے والے ملازمین کی بحالی کا بھی مطالبہ کیا۔

○ پنجاب اسمبلی میں پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ کی رہائش کے لئے مقرر کردہ جگہ پر قبضہ کے خلاف اپوزیشن کے ایک رکن مسٹر ارشد عمران سلہری کی طرف سے پیش کردہ تحریک التواء پر وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ کے مشیر غلام عباس کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی۔ وزیر قانون نے کہا کہ یونیورسٹی اساتذہ سرکاری ملازمین ہیں ان کا احتجاج غیر قانونی ہے۔ انہیں حق نہیں پہنچتا کہ وہ آئے روز طلباء کا تعلیمی نقصان کرتے رہیں اور اوقات کار کے دوران احتجاج کریں۔ اس پر وزیر اعلیٰ کے مشیر مسٹر غلام عباس غصے میں آگئے اور انہوں نے کہا کہ وزیر قانون کو جو مرتبہ ملا ہے وہ اساتذہ کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یونیورسٹی کی ۳۰- دن کی بندش سے حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگی تو احتجاج کی اس سے کم تر شکل کیسے موثر ہو سکتی ہے۔ وزیر قانون نے کہا اساتذہ محض زمین کے حصول کی خاطر کلاسیں ختم کر بیٹھے ہیں۔ مسٹر غلام عباس نے کہا کہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلے اساتذہ کے حق میں ہوئے ہیں۔ اپوزیشن ارکان نے کھڑے ہو کر مسٹر غلام عباس کی تائید کی۔ ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے وزیر قانون کو ہدایت کی کہ وہ معاملہ کو اگلے روز ایوان میں پیش کریں۔ اس سے زیادہ حکومت کو مہلت نہیں دی جا سکتی۔ اور اجلاس کو حکومتی فیصلے سے آگاہ کریں۔

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھکر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

آئندہ مبارک دنوں میں
کیوریٹو سروسز
کیوریٹو کلینک گول بازار ربوہ فون 606
کیوریٹو ڈسٹری بیوشن ربوہ فون 211283
کیوریٹو ہیڈ آفس ربوہ فون 771
فیکس 212299 - 04524
روزانہ 8 تا 3 بجے۔
ناغہ جمعتہ المبارک
نوٹ :- کیوریٹو ادویات سحری کے وقت' افطاری کے وقت اور سونے سے پہلے استعمال کریں۔ نیز اب 300 بیماریوں کی 300 شفا بخش خوشبویات Curative Smells بھی مرض کا نام بتا کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔ فی سمپل Rs.20/- ڈاک خرچ Rs.10/-
مبارک دنوں میں سمپل کا ڈاک خرچ بذمہ کمپنی لٹریچر مفت

احمد انٹرنیشنل
فون : 211440
211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لینے دینے کیلئے تشریف لائیں
3-3 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون : 254634